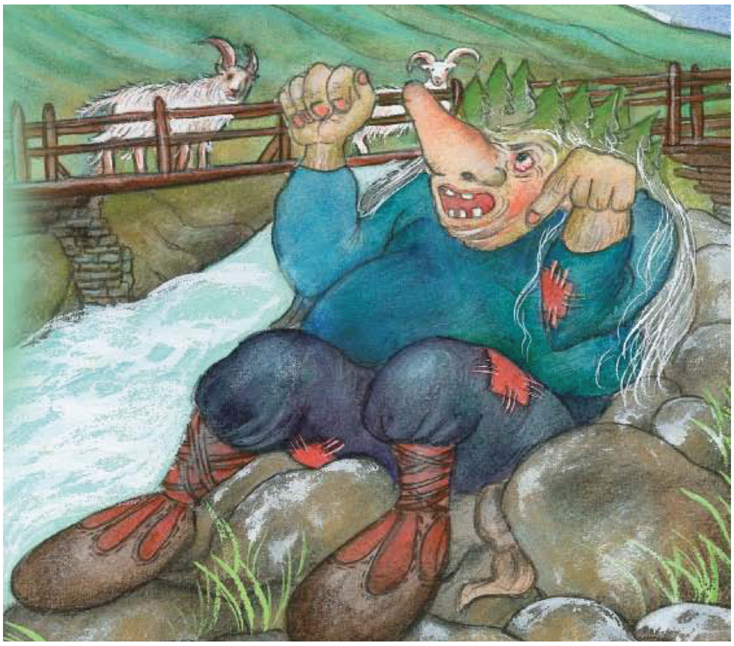

# تین بکروں کی کہانی

## Eventyret om de tre bukkene bruse

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ تین بکروں نے ہری بھری پہاڑی چراگاہوں کی طرف جانے کی ٹھانی جہاں وہ جی بھر کر نرم نرم گھاس کھائیں اور موٹے تازے ہو جائیں۔ اتفاق سے ان تینوں کا نام 'بکرا' تھا۔ راستے میں ایک ندی پڑتی تھی جسے پار کرنے کیلئے پُل بنا ہوا تھا۔ اس پل کے نیچے ایک بڑا سا، خطرناک دیو رہتا تھا۔ اس کی آنکھیں بڑی بڑی تھالیوں جیسی اور ناک اتنی لمبی جیسے بانس۔

پہلے سب سے چھوٹے بکرے نے پل پار کرنا شروع کیا۔
''ٹِپا ٹپ، ٹِپا ٹپ'' ننھے بکرے کے قدموں کی آہٹ پیدا ہوئی۔

''کون گستاخ میرے پل سے گزر رہا ہے؟ دیو نے دھاڑ کر پوچھا۔

''جی، میں ہوں ننھا بکرا، میں چراگاہ کی طرف جا رہا ہوں تاکہ خوب کھا کھا کر موٹا ہو جاؤں''، چھوٹے بکرے نے ادب سے جواب دیا۔

''تیری یہ جرأت، میں ابھی تجھے پکڑتا ہوں''، دیو نے کہا۔

''نہیں جناب، مجھے نہ پکڑیں۔ میں تو اتنا چھوٹا ہوں۔ بس ذرا سا انتظار کریں تو منجھلا بکرا یہاں سے گزرے گا، مجھ سے تو وہ بہت بڑا ہے۔''

''ہوں، ٹھیک ہے''، دیو نے جواب دیا۔ اور ننھا بکرا پل پار کر گیا۔

تھوڑی دیر بعد منجھلا بکرا آ پہنچا اور پل پر سے گزرنے لگا۔
''ٹِپا ٹپ، ٹِپا ٹپ، ٹِپا ٹپ، ٹِپا ٹپ'' منجھلے بکرے کے قدموں نے پل پر آواز پیدا کی۔

© Familieforlaget as

''کون گستاخ میرے پل سے گزر رہا ہے؟ دیو نے دھاڑ کر پوچھا۔

''اوہ، یہ میں ہوں منجھلا بکرا، میں چراگاہ کو جا رہا ہوں تا کہ خوب کھا کھا کر موٹا ہو جاؤں''، منجھلے بکرے کی آواز ادب سے عاری تھی۔

''تیری یہ جرأت، میں ابھی تجھے پکڑتا ہوں''، دیو نے کہا۔

''چھوڑو، مجھے مت پکڑو۔ ذرا دیر ٹھہرو تو ابھی بڑا بکرا یہاں سے گزرے گا۔ وہ تو بہت بڑا، بہت ہی بڑا ہے۔''

''اچھا، ٹھیک ہے''، دیو نے جواب دیا۔

اور اب بڑا بکرا اس جگہ آ پہنچا اور پل پر سے گزرنے لگا۔

''ٹِپا ٹپ، ٹِپا ٹپ، ٹِپا ٹپ، ٹِپا ٹپ'' بڑے بکرے کے قدم گونجے۔ ساتھ ساتھ اس کے وزن سے پل چٹخنا شروع ہو گیا۔

''یہ کون گستاخ میرے پل سے گزر رہا ہے؟ دیو نے دھاڑ کر پوچھا۔

''یہ میں ہوں، بڑا بکرا!'' بڑے بکرے نے اپنی کرخت آواز میں جواب دیا۔

''تیری یہ جرأت، میں ابھی آ کر تجھے پکڑتا ہوں''، دیو نے کہا۔

''ہاں ہاں، آؤ آؤ۔ میں اپنے بڑے بڑے سینگوں سے تمہاری آنکھیں نکال پھینکوں گا۔ میرے تیز دانت تمہاری بوٹیوں تو کیا، ہڈیوں کا بھی گودا بنا دیں گے!'' یہ کہتے ہی بڑے بکرے نے بڑھ کر دیو پر حملہ کر دیا، اس کی آنکھیں نکال پھینکیں، مار مار کر اس کا ملیدہ بنا دیا اور اسے نیچے ندی میں دھکیل دیا۔ پھر مزے سے پہاڑی چراگاہ کی طرف روانہ ہو گیا۔ کبھی نہ ختم ہونے والی نرم رسیلی گھاس کھا کھا کر تینوں بکرے خوب موٹے تازے ہو گئے۔ اتنے موٹے کہ واپسی کا سفر کرنے کے قابل بھی نہ رہے۔

اور اگر ان کی چربی اب تک کم نہ ہوئی ہو تو یقیناً ابھی بھی وہ تینوں وہیں ہوں گے۔ کہانی ختم!

© Familieforlaget as